السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جس شیخ کے پاس زمین گرو ہو اور مرتہنوں کو منافع دیتا ہو اور کاغذ بیاجی لکھتا ہو اس کو امام بنانا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص اراضی مرہونہ کا نفع کھاتا ہو اور سود کے کاغذات لکھتا ہے تو ایسا شخص لائق امامت کے نہیں ہے۔ ایسا شخص اگر امام ہو تو امامت سے معزول کرنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی بات (قبلہ کی طرف نماز میں تھوک ڈلنے پر) ایک شخص کو امامت سے معزول کر دیا تھا۔ ابوداؤد میں سائب بن خلاد صحابی سے روایت ہے۔

ان رجلا ام قوما فبصق فی القبلة ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین فرغ لایصلی لکم فارا د بعد ذلک ان یصلی لھم فمنعوہ واخبروہ بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم وحسبت انہ قال لہ انک اذیت اللہ ورسولہ سکت علیہ ابوداؤد ثم المنذری

''ایک شخص نے لوگوں کو نماز پڑھاتے وقت قبلہ کی طرف تھوک ڈالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپ نے لوگوں کو فرمایا کہ یہ شخص تمہیں پھر نماز نہ پڑھاوے اس شخص نے اس واقعہ کے بعد ان لوگوں کو پھر نماز پڑھانا چاہا تو انہوں نے اس کو روک دیا اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بتایا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اس امر کا بیان کیا آپ نے فرمایا (یعنی بے شک میں نے ان کو تیری امامت سے روکا ہے اور صائب بن خلاد راوی کہتا ہے) کہ مجھے یہ گمان ہے کہ آپ نے اس کو فرمایا کہ تحقیق تو نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دکھ دیا ابوداؤد اور منذری نے اس حدیث پر سکوت کی ہے۔''

یہ حدیث صریح دلیل ہے اوپر معزول کرنے امام غیر عادل کے تو ایسوں کا کیا ذکر۔ خلیفہ ثانی امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو جو عشرہ بمشرہ سے ہے بسبب بے جا شکایت اہل کوفہ کے امامت وامارت کوفہ سے بسبب خوف فتنہ وفساد کے یا رعایت قول کے معزول کیا۔ دیکھو صحیح بخاری میں موجود ہے حق امامت افضل اور بہتر شخص کا ہے۔ حاکم نے ابی مرثد غنوی سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

ان سرکم ان تقبل صلوتکم فلیؤمکم خیارکم فانھم وفدکم بینکم وبین ربکم

''اگر تمہیں اپنی نمازوں کا قبول ہونا پسند ہے تو چاہیے کہ تم میں سے بہتر اور پسندیدہ آدمی تم کو نماز پڑھائے اس لیے کہ امام تمہارے اور اللہ کے درمیان ایلچی ہے۔'' ۱۲ علوی

اور اس حدیث کی شاہد ابن عباس کی حدیث ہے

اجعلوا ائمتکم فانھم وندکم بینکم وبین ربکم

''جو تمہارے درمیان برگذیدہ اور بہتر ہو اور اس کو امام بنایا کرو کیونکہ وہ تمہارے اور خدا کے درمیان ایلچی ہے۔'' ۱۲ علوی

امام مالک رحمة اللہ علیہ اور عترت کے نزدیک امام غیر عادل کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے اور کراہت میں تو کسی اہل علم کو خلاف نہیں ہے۔ شوکانی رحمة اللہ علیہ نے نیل الاوطار میں لکھا ہے۔

واعلم ان محل النزاع انما ھو فی صحة الجماعة بعد من لا عدالة لہ وامان انھا مکروھة فلا خلاف فی ذلک انتھیٰ

''جھگڑا تو امام غیر عادل کی جماعت کی صحت میں ہے کراہت میں تو کوئی خلاف ہی نہیں۔'' ۱۲ علوی

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1 ص 185-186

محدث فتویٰ